REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ ‏ | ۲۴ وفا ۱۳۳۶ ھش ‏ | ۲۴ جولائی ۱۹۵۷ء ‏ | نمبر ۱۷۳

71

- اخبار احمدیہ -

— ربوہ ۲۳ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آنکھوں میں آشوب اور اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔

— حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بدستور بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب فالج کے علاوہ بخار اور نقاہت کی وجہ سے زیادہ علیل ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی طبیعت عام ضعف کی وجہ سے ناساز ہے احباب مکرم قاضی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صوبائی کابینہ کے اجلاس میں مہنگائی، انفلوئنزا، خوراک اور انتظامی امور پر غور

لاہور ۲۳ جولائی۔ مغربی پاکستان کی نئی کابینہ نے کل اپنے ایک خاص اجلاس میں ان پالیسیوں اور منصوبوں پر غور کیا۔ جنہیں نئی حکومت عملی جامہ پہنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کابینہ نے اشیاء کے نرخوں میں اضافہ، انفلوئنزا کی صورت حال خوراک اور دیگر انتظامی مسائل پر بھی غور کیا۔ اسی طرح باقی چار وزراء کے تقرر اور اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کے سوال کے علاوہ وزراء کے پرائیویٹ سیکرٹریوں کے تقرر کے مسئلہ پر بھی بحث ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ سردار عبدالرشید خان ابھی تک سابق سندھ کے وزراء کو اس پر آمادہ نہیں کر سکے کہ وہ سکرٹریٹ کی ملازمت کے قواعد کا لحاظ کرتے ہوئے پرائیویٹ سکرٹریوں کے مستقل انتظام کو درہم برہم نہ کریں کہا جاتا ہے کہ سابق سندھ کے وزراء ابھی تک اس بات پر مصر ہیں کہ وہ صوبائی سکرٹریٹ میں پرائیویٹ سکرٹریوں کی فہرست کی پابندی کرنے کے بجائے سابق سندھ سکرٹریٹ کے ملازموں میں سے اپنی خواہش کے مطابق پرائیویٹ سکرٹریوں کا انتخاب کریں گے۔

مبلغ ہالینڈ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب کا عزم انڈونیشیا

مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا جو ساڑھے چھ سال تک ہالینڈ میں فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرتے رہے ہیں۔ ۱۷ جولائی کو ہالینڈ سے اپنے وطن انڈونیشیا کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ بخیر و عافیت اپنے وطن واپس پہنچیں۔ انڈونیشیا جاتے ہوئے آپ کچھ عرصہ کے لئے پاکستان میں بھی قیام کریں گے۔ (وکالت تبشیر)

بلوچستان کے شمال مغربی حصوں میں سونے کے ذخائر کی دریافت

کراچی ۲۳ جولائی۔ سابق بلوچستان کے شمال مغربی حصوں میں ۳۰ سے ۴۰ کروڑ روپیہ تک کی مالیت کے سونے کے ذخائر کا پتہ لگا ہے۔ جیالوجیکل سروے آف پاکستان آج کل اس سونے پر ابتدائی آزمائشی تجربے کر رہا ہے۔ یہ تجربے انتہائی حوصلہ افزا نتائج کے حامل رہے ہیں۔ جیالوجیکل سروے آف پاکستان گزشتہ چھ ماہ سے اس علاقہ میں ان تجربوں میں مصروف تھا آخری تجربات کی کامیابی اور جیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے حکومت کو آخری رپورٹ کے بعد ان ذخائر کو نکالنے کا مرحلہ آئے گا۔

تخفیف اسلحہ کی بات چیت

لنڈن ۲۳ جولائی۔ کل یہاں اقوام متحدہ کی تخفیف اسلحہ کی سب کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ کمیٹی آئندہ مہینہ کی پہلی تاریخ کو تخفیف اسلحہ کی سب کمیٹی کے مرکزی دفتر نیویارک میں رپورٹ کرے گی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کل ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ کی بات چیت میں کسی حد تک کامیابی ہوئی ہے برطانوی وزیر خارجہ آج برطانوی دارالعوام میں تخفیف اسلحہ کی تجویز کے سلسلہ میں حکومت کیطرف سے بحث کا آغاز کریں گے

جرمن مشن کے ایڈریس کی تبدیلی

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یکم اگست سے سابقہ مشن ہاؤس سے نئے مشن ہاؤس میں منتقل ہو رہے ہیں۔ اس لئے آئندہ سے انکا ایڈریس حسب ذیل ہوگا۔

The Mosque
Hamburg-Stellingen
Wieckstrasse 24
West Germany

مصر میں اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج
انڈونیشیا اپنے دستہ کو واپس بلا لیگا

قاہرہ ۲۳ جولائی۔ مصر میں مقیم انڈونیشیا کے ایک سفارتی نمائندے نے کل بتایا ہے۔ کہ انڈونیشیا مصر میں اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج سے اپنے دستہ کو واپس بلوا لے گا۔ نمائندہ نے کہا ایسا صرف مالی اور اقتصادی وجوہ کی بنا پر کیا جا رہا ہے

م کے دارالحکومت عمان میں ۳ روز تک ٹھہریں گے

مسٹر سہروردی ۱۷ اگست کو کراچی پہنچیں گے

کراچی ۲۳ جولائی۔ تازہ اطلاعات کے مطابق وزیر اعظم سید حسین شہید سہروردی اپنا امریکہ کا دورہ ختم کر کے ۱۷ اگست کو کراچی واپس پہنچ جائیں گے وزیر اعظم سہروردی دورہ امریکہ کے خاتمہ کے بعد چار روز کے لئے کینیڈا جائیں گے۔ وہاں سے نیویارک پہنچ کر اگلے روز لنڈن روانہ ہوں گے۔ لنڈن میں دو روزہ قیام کے بعد مسٹر سہروردی شاہ حسین کی دعوت پر اردن

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ جولائی [illegible]

ہماری خواہش

مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی نے صدق جدید کے ۷ جون کے پرچہ میں مکرم برکات احمد راجیکی بی۔اے ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کے رسالہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" پر تبصرہ کرتے ہوئے اس دوگونہ خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ

"کاش ان لوگوں کے عقائد
ہمارے جیسے ہوتے اور
ہم لوگوں کی سرگرمی عمل
ان کی جیسی"

آپ کی یہ دوہری خواہش بہر صورت اس قابل ہے کہ اس پر غور کیا جائے مولانا کا یہ فرمانا کہ کاش جماعت احمدیہ کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے نہ تو بذات خود ناجائز ہے اور نہ خطرناک۔ عقائد کا اختلاف ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعوےٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس مسیح اور مہدی کا وعدہ آخر زمانہ میں نازل ہونے کا فرمایا ہے جو آکر اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرے گا۔ وہ مسیح اور مہدی میں ہی ہوں۔ ظاہر ہے کہ اتنے بڑے دعوے کی مخالفت لازمی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ یہی ہے کہ آپ اسلام کے احیاء کے لئے آئے ہیں۔ اور آپ صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور توحید باری تعالےٰ کا پرچم بلند کرنے کے لئے آئے ہیں اور آپ نے صاف صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ شریعت محمدیہ کے بعد اب کوئی شریعت تا قیامت نہیں کیونکہ یہ قرآن کریم کی صورت میں مکمل ہو چکی ہے اور رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہر وجوہ کامل و اکمل ہے آپ کی اس شریعت کو منسوخ کرنے والا یا اس کے مقابلہ میں نئی شریعت لانے والا کوئی فرستادہ حق نہیں آ سکتا۔ اس بار بار کی وضاحت کے باوجود یہ اتنا بڑا دعوےٰ ہے کہ جو مزاج ہمارے اہل علم حضرات صدیوں سے پرورش کر چکے ہیں ناممکن ہے کہ یہ دعوے اس مزاج سے نہ ٹکرائے اور آپ کی مخالفت نہ کی جائے۔ آپ دور نہ جایئے صرف اسلامی تاریخ کا ہی مطالعہ کیجیئے کہ صحیح معنوں میں کوئی ایسا مصلح اسلام میں قریباً چودہ سو سال میں پیدا ہوا ہے۔ جس کی اشد مخالفت نہ ہوئی ہو حالانکہ کسی نے اتنا بڑا دعوےٰ نہیں کیا۔ پھر آپ کی مخالفت کوئی اچنبا تو ہے ہی نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثر علمائے حق نے آنحضرت کی امت کے اندر رہ کر کمالات نبوت حاصل کرنے کی وضاحت غیر مبہم الفاظ میں کی ہے۔ اور اکثر بزرگوں کے کلام میں ایسی نبوت [illegible] کے اثبات کا ذکر آیا ہے۔ ہمارے ظاہر پرست اہل علم حضرات نے ان کے وقت میں ان کی مخالفت تو ضرور کی ہو گی۔ لیکن آہستہ آہستہ مخالفت کم ہوتی چلی گئی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربیؒ کو آج ساری اسلامی دنیا شیخ اکبر تسلیم کرتی ہے لیکن جس وضاحت سے نبوت فی الامت کا بیان آپ کی کتب میں ہوا ہے۔ اس کے مطالعہ سے ہر منصف مزاج انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو سمجھ سکتا ہے اور اسے اسلام میں کسی رخنہ اندازی کا موجب قرار نہیں دے سکتا۔ پھر بھی یہ اتنا بڑا دعوےٰ ہے کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اس کی مخالفت لازمی تھی۔

اس سے ہمارا مطلب یہ دکھانا ہے کہ عقاید میں اختلاف تو شروع سے چلا آیا ہے اور اگر مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے دوسروں کو اختلاف ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں بلکہ لازمی تھا کہ آپ کی مخالفت ہوتی۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسا اختلاف ناجائز نہیں کیونکہ اسلام کوئی امر بالجبر نہیں منواتا بلکہ وہ انتظار کرتا ہے کہ سوچ سمجھ کر عقل سے کوئی عقیدہ اختیار کیا جائے۔ اسلئے بنیادی طور پر سمجھ کی حد تک ہر انسان کو ہر عقیدہ سے اختلاف کرنے کا حق ہے اور جو حق ہے وہ ناجائز نہیں ہو سکتا ہم نے اوپر یہ بھی کہا ہے کہ نہ صرف اختلاف کا حق ہے بلکہ اختلاف بذاتہٖ خطرناک بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ایک بہترین صورت بھی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ اختلاف

اختلاف امتی رحمۃ

یعنی میری امت کا باہمی اختلاف رحمت ہے۔

الغرض علامہ عبد الماجد صاحب دریا آبادی نے جو یہ خواہش کی ہے کہ کاش جماعت احمدیہ کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے۔ یہ خواہش ظاہر کرنے کا انہیں پورا پورا حق ہے اور ہمیں بڑی خوشی ہے کہ انہوں نے اپنی خواہش برملا ظاہر فرما دی ہے انہوں نے یہ خواہش جماعت کی عملی زندگی کو دیکھکر جو اشاعت و تبلیغ کی صورت میں انہوں نے دیکھی ہے کی ہے۔ جیسا کہ ان کی خواہش کا دوسرا ٹکڑا ظاہر کرتا ہے۔ کہ "کاش ہم لوگوں کی سرگرمی عمل ان کی جیسی ہوتی"

ان کی یہ خواہش جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑا سارٹیفکیٹ ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغ و اشاعت میں جو کردار پیش کر رہی ہے۔ کاش یہ کردار دوسرے مسلمان بھی پیش کرتے جس کا مطلب ہے کہ وہ نہیں کرتے۔ یعنی تمام عالم اسلام میں کوئی جماعت نہیں ہے۔ جو فریضہ تبلیغ ادا کر رہی ہو اگر کوئی جماعت کر رہی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔

ہمارے عقاید صحیح ہیں یا غلط اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی یہی ہدایت دی گئی تھی کہ تم تبلیغ کئے جاؤ۔ ایمان لانا یا نہ لانا ہم پہ چھوڑ دو یہ تمہارا کام نہیں یہ ہمارا کام ہے اس لئے ہم بھی مانتے ہیں کہ ہم اپنے عقائد پیش کرتے جائیں گے۔ فیصلہ اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن ہم ایک بات عرض کرتے ہیں کہ تبلیغ و اشاعت تو اللہ تعالےٰ نے ہم پر فرض کی ہے۔ اسلئے ہماری بھی مولانا عبد الماجد کے ساتھ خواہش ہے کہ کاش دوسرے مسلمانوں میں بھی یہ جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی باہم سر پھٹول کی بجائے تبلیغ و اشاعت میں وہی سرگرمی عمل دکھائیں جو جماعت احمدیہ دکھا رہی ہے۔

آج دنیا اسلام کو ترس رہی ہے دنیا نے اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر اپنی دانشمندی سے اپنے تئیں تباہی کے کنارے پر کھڑا کر دیا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ آج صرف اسلام ہی دنیا کو اس تباہی سے بچا سکتا ہے صرف اللہ تعالےٰ پر ایمان لا کر ہی ہم مادہ پرستی اور الحاد کی عفریتوں سے نجات پا سکتے ہیں۔ سچا ایمان حق الیقین کا ایمان۔ وہ ایمان جو صدر اول کے مسلمانوں میں پیدا ہوا تھا مگر

ہمیں افسوس ہے کہ جن کے پاس یہ آب حیات ہے۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے اسلام کا اعجاز عطا کیا ہے۔ جو نسخہ مرہم عقل گزیدہ انسان کے زخموں کا علاج ہے۔ آج اس مرہم جیسے کو دنیا کے پاس لے جانے والا ان میں سے کوئی نہیں کوئی نہیں اور یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو اپنی بے بضاعتی کے باوجود کچھ کر رہی ہے۔

لیکن اس کا صلہ اس کو جو مل رہا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ اشاعت و تبلیغ کا کام خود اپنے ہاتھ میں لینا تو بڑی بات ہے۔ مسلمانوں کو ان کے خلاف بھڑکا کر فساد فی الارض پر اکسایا جاتا ہے۔ اور اختلاف عقائد جو بے ضرر چیز ہے بلکہ حدیث رسول کے مطابق رحمت بن سکتا تھا اسکو امت محمدیہ کے لئے ایک آلہ تباہی بنا دیا گیا ہے۔ ہائیڈروجن بم سے دنیا کو وہ خطرہ نہیں جو اس جنگ وجدال سے اسلام اور اسلامی دنیا کو لگا ہے۔

بے شک یہ خواہش بھی ضرور رکھیئے کہ ہمارے عقائد آپ جیسے ہوتے مگر لللہ یہ خواہش بھی کیجیئے کہ کاش مسلمان ایک دوسرے کو اختلاف کرنے کا حق بھی عطا کریں اور اپنی اپنی جگہ آزادی سے اپنے اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔

ہم یہ خواہش نہیں کرتے کہ ہماری مخالفت نہ ہو لیکن ہم یہ خواہش ضرور کرتے ہیں کہ مخالفت کے اسلامی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے اور اس اختلاف کو رحمت نہیں تو کم از کم امت محمدیہ کے لئے بے ضرر حد تک رہنے دیا جائے تا کہ اسلام اور اسلامی دنیا کو نقصان نہ ہو ہماری یہ خواہش اسلام اور صرف اسلام کی محبت کی وجہ سے ہے اور بس

احمدیہ مشن سیرالیون (مغربی افریقہ) کی تبلیغی مساعی

ساڑھے چار ہزار میل کا تبلیغی سفر۔ ہزاروں افراد تک پیغامِ حق

اسلامی لٹریچر کی تقسیم ۴۲ افراد کا قبولِ اسلام

رپورٹ از یکم جنوری تا یکم مئی ۱۹۵۷ء

از مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد جنرل سکرٹری سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

فری ٹاؤن مشن

ہمارا فری ٹاؤن مشن بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی کر رہا ہے۔ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ فری ٹاؤن مشن کے انچارج ہیں۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم چیمہ صاحب نے کئی ایک احباب سے خود جا کر ملاقاتیں فرمائیں۔ جن میں نہ صرف شہر کے عوام بلکہ معززین اور حکام اعلیٰ بھی شامل ہیں۔ چیمہ صاحب نے چیف کمانڈر بو سے جو کہ موجودہ گورنمنٹ آف سیرالیون کے منسٹر ورکس اینڈ ہاؤسنگ ہیں سے ملاقات کی۔ اور ان کے علاوہ فری ٹاؤن میں مجوزہ سکول اور دیگر گفتگو کے احمدیت کی تبلیغ کے بھی مواقع نکالتے رہے۔

مولوی صاحب نے ملاقات کے دوران میں ان کو جماعت احمدیہ اور احمدی مبشرین کی سرگرمی اور اسلام اور خدمت اسلام کے سلسلہ میں جدوجہد اور مساعی سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ آج احمدیت ہی اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں گاڑ رہی ہے۔ اس لئے جو اسلام کی برتری اور سرخروی کا خواہشمند ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر اپنے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں میں شامل کرے۔ چیمہ صاحب نے وہاں کے ایک اور معزز فرد جن کا نام الحاج عبدالقادر محمود ہے سے ملاقاتیں کیں اور انہیں بھی پیغام حق پہنچایا۔

چیمہ صاحب نے ایک اور دوست الحاج جبرئیل سیسے فری ٹاؤن کے مانے ہوئے عالم ہیں اور مسلم کانگرس کے کنونیز ہیں۔ ظاہری طور پر ان کا ہم سے بڑا اچھا سلوک ہے۔ مگر فی الحقیقت وہ احمدیت کے سخت خلاف ہیں۔ اور اکثر اوقات وہ اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ احمدیت پر اعتراضات کرنے کا موقعہ ملے۔ اور وہ اپنی مساعی کو عمل میں لائیں۔ وہ قریباً چھ سات سال مصر میں رہ کر آئے ہیں۔ تا کہ عربی کی تعلیم مکمل کر سکیں۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ انہیں بھی کھل کر کبھی بھی احمدیت کے مقابل پر آنے کی توفیق نہیں ملی۔ اور وہ اس وجہ سے ہمیشہ احمدی مبلغین سے ملاقات کرنے سے کتراتے ہیں۔ چیمہ صاحب نے مختلف اوقات میں ان سے ملاقاتیں کیں اور ان پر واضح کرتے رہے۔ کہ دنیا احمدیت کو اچھا سمجھے یا برا سمجھے۔ وقت خود ثابت کر رہا ہے۔ اور دلائل شہادت دے رہے ہیں۔ اور حالات اس کا تقاضا کر رہے ہیں۔ کہ اس وقت کسی مصلح کی ضرورت ہے۔

چیمہ صاحب نے ان کے سامنے وہ برائیاں جو اس ملک میں کثرت سے ہیں۔ بیان کیں۔ اور بتایا سیرالیون برائیوں میں یورپ اور امریکہ سے بھی آگے ہے۔ کیا ان حالات میں بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔ اور کسی نمونہ کی ضرورت نہیں جو انہیں متنبہ کر دے۔ اور جو ان کے مردہ دلوں کو جلا بخشے۔ اس پر انہیں اقرار کرنا پڑا۔ کہ حقیقت تو یہی ہے کہ اس وقت مصلح کی ضرورت ہے۔ لیکن وہ مصلح اور موعود ابھی تک نمودار نہیں ہوا۔ چیمہ صاحب نے اس پر ان کے سامنے صداقت مسیح موعود کے دلائل رکھے۔ اور سوچنے کی دعوت دی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے الحاج ابوبکر صاحب پریذیڈنٹ چیف بائی شیرا وغیرہ سے بھی ملاقاتیں کیں۔

اخبارات کے ساتھ اچھے تعلقات بنانے کے لئے اور دیگر بعض امور کے سلسلہ میں محترم مولوی صاحب ایڈیٹر ڈیلی میل۔ پبلک ریلیشن آفیسر وغیرہ سے ملتے رہے۔ اور ان کے حالات اور اخبارات حاصل کرتے رہے۔ اور اسلام پر بعض مضامین شائع کراتے رہے۔

درس و تدریس

چیمہ صاحب صبح و شام کی نمازوں کے بعد درس اور سوال و جواب کا موقعہ دیتے رہے۔ اور بعض اوقات موقعہ و محل کے مطابق مختلف امور اور احکام اسلامی مثلاً نماز روزہ کی پابندی اور باقاعدگی نماز کی اہمیت واضح کرتے رہے۔ اور جماعت کو قربانیوں کی طرف زیادہ توجہ دلاتے۔ رمضان شریف میں چونکہ غیر احمدی بھی ہماری مسجد میں تشریف لاتے رہے۔ اس لئے ساتھ ساتھ انہیں تبلیغ بھی کرتے رہے اور وفات مسیح اور مہدی کی آمد پر خاص طور پر زور دیا گیا۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

چیمہ صاحب نے ۸۰ احباب کو عرصہ زیر رپورٹ میں بذریعہ لٹریچر تبلیغ فرمائی۔ احباب کو لٹریچر دیا جاتا۔ عیسائی صاحبان آپ سے سوال و جواب کرتے رہے۔ تیس کے قریب آدمیوں کو زبانی بالمشافہ تبلیغ کا موقعہ ملا۔

عربک کلاس

مغربی افریقہ اور خصوصاً سیرالیون کے مسلمان عربی کے بہت دلدادہ بلکہ عاشق ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد کسی نہ کسی طرح عربی سیکھ جائے۔ گو ان کا اصل مقصد قرآن کریم کو سمجھنا نہیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پاک اور ہر عیب سے منزّہ مذہب صرف اسلام ہے

"اے دوستو یقیناً یاد رکھو کہ دنیا میں سچا مذہب جو ہر ایک غلطی سے پاک اور ہر ایک عیب سے منزہ ہے۔ صرف اسلام ہے یہی مذہب ہے۔ جو انسان کو خدا تک پہنچاتا۔ اور خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاتا ہے۔ ایسے مذہب ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں۔ جن میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اپنے جیسے انسان کو خدا کر کے مان لو۔ یا جن میں یہ تعلیمیں ہیں۔ کہ وہ ذات جو مبدا ہر ایک فیض ہے۔ وہ تمام جہان کا خالق نہیں ہے۔ بلکہ تمام ارواح خود بخود قدیم سے چلے آتے ہیں۔ گویا خدا کی بادشاہت کی تمام بنیاد ایسی چیزوں پر ہے۔ جو اس کی قدرت سے پیدا نہیں ہوئیں۔ بلکہ قدامت میں اس کے شریک اور اس کے برابر ہیں"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۱۵۴)

ہوتا بلکہ عربی پڑھ کر عربوں کے بعض مزعومہ تعویذوں وغیرہ کا کام کرنا ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مبلغین کے ذریعہ سے یہ رسم کافی حد تک دور ہو رہی ہے۔ فری ٹاؤن میں ایک کلاس دیر سے جاری ہے۔ چیمہ صاحب شام ۴½ بجے سے چار بجے تک کا وقت اس عربی کلاس میں صرف کرتے ہیں اور بچوں کو قرآن کریم اور یسرنا القرآن اور عربی کی تعلیم دیتے ہیں اور طلباء کی تعداد ۲۰ کے قریب ہے۔

خطبات جمعہ اور عید الفطر

چیمہ صاحب خطبات جمعہ میں اکثر مختلف اسلامی مسائل بیان کرتے رہے اور جماعت کو یہاں کی مخصوص برائیوں وغیرہ سے دور رہنے کی تلقین فرماتے رہے نیز بعض غیر احمدی تعلیم یافتہ احباب کو جو خطبہ جمعہ میں شریک ہوتے رہے۔ انہیں بعد میں مل کر از تقین کریسنٹ اور ٹریکٹ پڑھنے کو دیتے اور سوالات و جوابات کا موقعہ نکالتے۔ چندہ تحریک جدید کی طرف خاص توجہ دیتے رہے اور تحریک جدید کی برکات ان پر واضح کرتے رہے

فروخت لٹریچر

محترم چیمہ صاحب نے تقریباً تیس پونڈ کا لٹریچر فروخت کیا۔ اور خریدنے والوں کو اکثر دفعہ پمفلٹ دینے کے علاوہ تبلیغ کرنے کا موقع بھی ملتا رہا۔

پچھلے سال سے یہ کوشش جاری تھی۔ کہ فری ٹاؤن میں اپنا سکول قائم کیا جائے سو اس سال خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ایک مکان خریدیں اس سلسلہ میں محترم چیمہ صاحب کافی کوشش اور کدوکاوش فرماتے رہے۔ اور آخر محترم امیر صاحب اور مکرم چیمہ صاحب کی کوششوں سے ایک دو منزلہ مکان بارہ سو پونڈ میں خرید لیا گیا۔ بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ چیمہ صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق بخشے آمین

سیرالیون

حلقہ سیرالیون کے انچارج مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد ہیں۔ اور اس حلقہ میں تقریباً پندرہ جماعتیں ہیں۔ محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کی واپسی سے فری ٹاؤن اور لگبور کا سنٹر خالی ہو چکے تھے۔ اس لئے فری ٹاؤن میں مکرم چیمہ صاحب کو باجے بو سے تبدیل کر کے بھیجا گیا اور باجے بو کا سنٹر چونکہ خالی تھا اور کوئی مبلغ نہیں تھا کہ جسے باجے بو سنٹر دیا جاتا۔ یہ کمی بری طرح محسوس کی جا رہی تھی مگر الحمد للہ کہ اپریل ۱۹۵۷ء کے ابتداء میں اس کمی کو ملک غلام نبی صاحب نے پورا کیا۔ اور انہیں اس سنٹر کا انچارج مقرر کر دیا گیا۔ مگر ان کا سنٹر باجے بو سے تبدیل کر کے سیرالیون جو کہ باجے بو سے تقریباً ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے بنایا گیا سیرالیون میں چونکہ سب سے بڑی جماعت ہے۔ اسلئے مناسب سمجھا گیا کہ یہاں مبلغ کا سنٹر بنایا جائے۔

محترم ملک صاحب کو اپریل کے شروع میں ہی وہاں بھجوا دیا گیا تھا سو الحمد للہ کہ ملک صاحب باوجود نو آمدہ ہونے کے تبلیغی اور تربیتی کام کو بخیر و خوبی سر انجام دیتے رہے۔

انہیں شروع شروع میں باجے بو ہی بھیجا گیا تھا۔ جہاں انہوں نے صبح و شام کی نمازوں کے بعد درس تدریس کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری رکھا۔ درس تدریس کے علاوہ دن کے اوقات میں آپ شہر کے معززین سے انفرادی ملاقاتیں کرتے اور انہیں پیغام احمدیت پہنچاتے رہے۔ محترم ملک صاحب نے خصوصیت سے بعض شامی تاجروں سے ملاقاتیں کیں یہاں کے شامی گو اہل زبان ہیں اور اپنے اہل زبان اور ابناء العرب ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ مگر ان میں اکثر دین اسلام سے بالکل بے بہرہ ہیں ان کا شغل محض تجارت ہے پردے کا بالکل رواج نہیں اور دولت اور نسل فخر اس قدر ہے کہ خدا کی پناہ۔ شراب قمار بازی میں بھی انگریزوں سے بہت آگے ہیں۔

ان حالات کو دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث جس میں حضور نے حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی علامات بیان فرمائی ہیں کا نقشہ ذہن میں آجاتا ہے۔ اور دل میں یہ یقین اور پختہ ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ زمانہ اس مصلح ربانی کے لئے بہترین زمانہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ کہ ؎

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آج اگر اہل زبان اور ابناء العرب کی یہ حالت ہے تو باقی اقوام کا تو ذکر ہی کیا

بہر حال ملک صاحب نے ان سے مل کر انہیں پیغام حق پہنچایا اور انہیں تلقین کرتے رہے اور یاد دلاتے رہے کہ آپ واقعی اہل زبان اور عرب ہیں مگر آپ دین کو بھلا چکے ہیں اور قرآن کو چھوڑ چکے ہیں یہ درست ٹھیک ہے آپ کی زبان خدا تعالیٰ کی پسندیدہ اور محبوب زبان ہے اور آپ کی قوم ۴ وہ قوم ہے۔ جس میں سید ولد آدم خاتم النبیین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ مگر اس کا تو یہ مطلب ہے کہ آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔

وفات مسیح کا اقرار

(از ماسٹر بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

روزنامہ ہلال۔ راولپنڈی جو کیبنٹ (ڈویژن) کے ڈائریکٹوریٹ آف انٹر سروسز ریلیشنز کی مطبوعات سے ہے اپنی ۲۴ فروری ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں ”عیسوی سال“ کی ذیلی سرخی کے تحت لکھتا ہے۔

”یوں تو دنیا میں مختلف ممالک اور مختلف طبقات کے لوگوں نے اپنے اپنے سال مقرر کئے ہیں۔ جن میں ہجری سال۔ فصلی سال۔ بکرمی سال آتش پرستوں اور یہودیوں کے سال شامل ہیں مگر عیسوی سال زیادہ رائج ہے اور عالمی کاروبار اسی کے مطابق انجام دئے جاتے ہیں۔ عیسوی سال حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات سے شروع ہوتا ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہونے کی وجہ سے اسے عیسوی کہا جاتا ہے۔“

(ہلال راولپنڈی ۲۴ فروری ۱۹۵۸ء)

یہ تحریر بتاتی ہے کہ کس طرح آہستہ آہستہ دنیا عقیدۂ حیات مسیح کو چھوڑنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پچاس برس قبل مندرجہ ذیل الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:۔

”ہر ایک مخالف یقین رکھے۔ کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا۔ مگر حضرت عیسٰے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔ جس قدر مولوی اور ملاں ہیں اور ہر ایک اہل عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے نامراد مریں گے کہ عیسٰے کو آسمان سے اترتا دیکھ لیں۔ وہ ہرگز ان کو اترتا نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت کو پہنچ جائیں گے۔ اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑیں گے کیا یہ پیشگوئی نہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی؟ ضرور پوری ہوگی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہوگی۔ تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اترے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے اور کوئی ان میں سے حضرت عیسٰے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیں گے

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۷)

یہاں تک کہ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ عیسٰے کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

قاضی کا تقرر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماسٹر محمد بخش صاحب ٹیچر ہائی سکول شیخوپورہ کو تین سال کے لئے لوکل قاضی شیخوپورہ منظور فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں

(ناظم دار القضاء)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر کو مخاطب کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر کو۔

درخواست دعا

میرے بچے انیس کو شدید بخار اور خسرہ کی تکلیف ہے۔ دوسرا بچہ ادریس شدید بخار اور کھانسی زکام کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

بشیر احمد

۴۳ میکلیگن روڈ — لاہور

حضرت چوہدری احمد الدین صاحب وکیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از قلم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات)

(۲)

چوہدری صاحب سے آخری ملاقات

ان کی وفات سے چند دن پہلے جب میں مع برادر محترم حضرت راجہ علی محمد صاحب اور سید فخر الاسلام صاحب چوہدری صاحب کی خدمت میں عیادت کے لئے حاضر ہوا۔ تو چوہدری صاحب نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے باچشم پرنم دیر تک دعائیں دیتے رہے اور فرمایا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقع پر تمہیں جس تعریف سے نوازا ہے تم خدا کے فضل سے فی الواقع اس تعریف اور خطاب کے اہل ہو۔ خاکسار کے مضمون بجواب چیمہ صاحب کا دیر تک ذکر فرماتے رہے اور دعائیں دیتے رہے — سید فخر الاسلام صاحب چوہدری صاحب کے جوانی کے زمانہ کے دوست تھے اور در اصل انہیں کے ذریعہ چوہدری صاحب کو قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ ان سے بجد تپاک اور محبت سے ملے اور دیر تک جوانی کے زمانہ کی باتیں ان سے کرتے رہے

یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی اور مجھے قطعاً امید نہ تھی کہ وہ اس قدر جلد ہم سے رخصت ہو کر اپنے حقیقی مولیٰ کے پاس چلے جائیں گے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

چوہدری صاحب بلاشبہ احمدیت کے بڑے آدمیوں میں سے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عشق میں گداز اور شمع احمدیت کے پروانے تھے۔ اگرچہ ۱۹۵۱ء سے لے کر وفات تک عدالت کے کام سے کنارہ کش ہو چکے تھے اور علالت کے باعث اکثر وقت گھر کے اندر ہی رہتے۔ لیکن اس چھ سالہ علالت کے دور کو بھی انہوں نے علمی کاموں اور سلسلہ کی قلمی خدمتوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس عرصہ میں متعدد بلند پایہ علمی مضامین ان کی قلم سے نکلے۔ جو "فرقان" میں شائع ہو تے رہے ہیں۔ اور ایک مضمون ان کی وفات کے بعد شائع ہوا ہے۔

چوہدری صاحب موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب کشوف والہامات تھے ۱۹۵۱ء میں جب موٹر کے حادثہ میں ان کی ٹانگ کی بڑی ہڈی شکستہ ہو گئی تو عام طور پر ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ اس ہڈی کا جڑنا اور چوہدری صاحب کا جانبر ہونا مشکل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل تندرست ہو گئے اور بآسانی چلنے پھرنے لگے اور اگرچہ وکالت کا کام شروع نہیں کیا مگر عام روز مرہ کے کام کاج اور روزانہ سیر کرنے باہر جاتے۔ حتیٰ کہ مسجد میں بھی جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں تشریف لاتے اور کئی مرتبہ خاکسار کی خواہش پر خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے۔

ایک کشفی نظارہ

ابتدائی علالت کے ایام میں ایک شب ایک عجیب نظارہ پیش آیا۔ سردی کا موسم تھا۔ رات کو چوہدری صاحب سوئے ہوئے تھے آپ کے قریب ہی اس کمرہ میاں محمد ابراہیم صاحب احمدی (جو چوہدری صاحب مرحوم کے صاحبزادہ برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے منشی ہیں۔ اور چوہدری صاحب کی خدمت پر مامور تھے) دوسری چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ خود چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ساتھ والے کمرے میں اپنے مقدمات کی تیاری میں مشغول تھے کہ چوہدری بشیر احمد کو آواز دیکر بلایا اور پوچھا کہ ابھی ابھی میرے کمرے میں کون بزرگ تشریف لائے تھے؟ چوہدری بشیر احمد صاحب نے جواب دیا کہ کمرے کے تمام بیرونی دروازے اندر سے بند ہیں۔ یہاں کوئی شخص باہر سے نہ اندر آ سکتا ہے اور نہ کوئی آیا ہے۔ اس پر منشی محمد ابراہیم صاحب مذکور نے بتایا کہ میں نے بھی ایک بزرگ چوہدری صاحب مرحوم کے سرہانے کھڑے دیکھے ہیں۔ چوہدری صاحب مرحوم نے بتایا کہ ایک بلند قامت بزرگ نہایت براق سفید لباس میں ملبوس ان کے کمرے کے بیرونی دروازے سے داخل ہوئے اور ان کی چارپائی کے چاروں طرف گھوم کر ان کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں آپ کی تیمارداری کرنے کے لئے آیا ہوں۔

یہ عجیب و غریب کشف جس میں منشی محمد ابراہیم صاحب بھی شامل کئے گئے۔ چوہدری صاحب کی صحت یابی پر دلالت کرتا تھا۔

اسی طرح آپ نے ایک اور رؤیا دیکھا جس میں آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور دیکھا کہ حضور چوہدری صاحب مرحوم کے وطن مالوف شادیوال ضلع گجرات میں تشریف لائے ہیں۔ اور تپاک اور محبت سے چوہدری صاحب کے ساتھ معانقہ فرمایا ہے۔

اس رؤیا کی بھی چوہدری صاحب نے یہی تعبیر کی کہ آپ اس علالت سے صحت یاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ آپ خدا کے فضل سے صحت یاب ہو کر دو تین سال تک روز مرہ کے کام کاج کرتے رہے۔

چوہدری صاحب مرحوم کے صاحبزادے چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بیان کرتے ہیں کہ چوہدری احمد الدین صاحب مرحوم قبول احمدیت سے قبل حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے خاص عقیدت رکھتے تھے اور زمانہ طالب علمی میں ان کے مزار پر اکثر جایا کرتے تھے۔ انہی ایام میں ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کی قبر کھلی ہوئی ہے اور اس میں سے ایک نہایت پُر نور اور بابرکت ہستی نمودار ہوئی جو سر تا پا پھولوں سے لدی ہوئی ہے۔ اور خواب ہی میں بتایا گیا کہ یہ سیدنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے نتیجہ میں قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر ۱۹۰۵ء میں بیعت کر لی۔

بیعت کرنے پر اپنے گاؤں شادیوال تشریف لائے اور اپنے استاد مولوی نجم الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیعت کا ذکر کیا۔ چند دن کے بعد حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شادیوال تشریف لائے۔ اگرچہ حضرت مولوی نجم الدین صاحب اس سے قبل احمدیت قبول کر چکے تھے مگر اس وقت تک اظہار نہیں فرمایا تھا۔ چوہدری صاحب مرحوم اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی

(آگے صفحہ ۶ پر)

یہ صدقہ جاریہ ہے

پنج سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کیجئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دیر سے خواہش تھی کہ جماعت کے غریب طبقہ کو بھی اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے۔ حضور کی اس مقدس خواہش کو پورا کرنے کے لئے شوریٰ ۱۹۵۴ء میں پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ جاری کر کے عملی قدم اٹھایا گیا۔ شوریٰ ۱۹۵۶ء کے فیصلے کے مطابق نمائندگان شوریٰ تو لازمی طور پر اس سکیم میں حصہ لیں گے۔ لیکن ہر احمدی دوست کو اس سکیم میں شامل ہو کر قوم کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

قرضہ حسنہ سے جمع شدہ رقم کا ⅕ حصہ تو صدر انجمن احمدیہ تجارت میں لگا کر رقم بڑھانے کی کوشش کرے گی۔ باقی تمام روپیہ ان غریب اور نادار مگر قابل اور ذہین طلباء کو وظائف بطور قرضہ حسنہ دینے میں خرچ کیا جائے گا۔ جو میٹرک پاس کر کے کالج میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

ظاہر ہے کہ اس سکیم کو جس قدر وسیع کیا جائے گا اسی قدر قوم کے لئے یہ مفید تر ہوتی چلی جائے گی اور ہماری دیہاتی جماعتوں میں بھی بی اے۔ ایم اے نوجوان نظر آنے لگیں گے۔ موجودہ زمانے میں وہی قوم دنیا میں ترقی کر سکتی ہے جو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے مزین ہو۔ پس ہر بھائی اور بہن اس سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔

ذی استطاعت احباب زیادہ سے زیادہ رقم ماہوار قرضہ حسنہ کے طور پر اس سکیم میں ادا کریں۔ لیکن جو زیادہ نہ دے سکتے ہوں وہ دوست ایک روپیہ ماہوار دے کر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

احباب اس بات کو مدنظر رکھیں کہ وعدہ کر کے پھر باقاعدگی کے ساتھ اس پر عمل کر کے ہی مفید نتائج پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے جو رقم بھی ماہوار ادا کرنے کا وعدہ کیا جائے اسے باقاعدہ ماہوار بلا ناغہ ادا کرتے چلا جانا ضروری ہے۔

یاد رکھئے یہ صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب نسلاً بعد نسلٍ ملتا چلا جائے گا۔ لیکن وصول شدہ رقم پانچ سال کے بعد انجمن کی مقرر کردہ شرائط کے ماتحت واپس مل جائے گی۔

ناظر تعلیم۔ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

کے کہنے پر حضرت مولوی نجم الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے قبول احمدیت کا اعلان کردیا جس کے نتیجہ میں قریباً نصف گاؤں احمدیت کی آغوش میں آگیا۔

چوہدری احمدالدین صاحب کی وفات جماعت احمدیہ گجرات کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ حضرت ملک برکت علی صاحب حضرت مولوی امیرالدین صاحب۔ حضرت مرزا امیرالدین صاحب ٹھیکیدار۔ حضرت شیخ الٰہی بخش و رحیم بخش صاحبان۔ حضرت ماسٹر ہدایت اللہ صاحب۔ حضرت بابا امام الدین صاحب۔ حضرت میاں محمدالدین صاحب ورکساز۔ حضرت میاں رحیم بخش صاحب مالاکنڈی۔ حضرت مرزا وزیر بخش صاحب حضرت ڈاکٹر عمرالدین صاحب۔ حضرت ڈاکٹر علم الدین صاحب۔ حضرت میاں عبدالمجید صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب اور جماعت گجرات کے روح رواں تھے۔ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن سرانجام دیتے ہوئے یکے بعد دیگرے مِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ کے مصداق بن چکے تھے اور اب حضرت چوہدری احمدالدین صاحب بھی ان کے ساتھ جاملے ہیں۔

اب ان کی اولادوں۔ ان کے متعلقین اور ان کے شاگردوں کا فرض ہے کہ احمدیت کے جھنڈے کو اسی مضبوطی سے بلند رکھیں جس طرح ان عظیم الشان ہستیوں نے تادم واپسیں اسے سربلند رکھا۔

اللہ تعالیٰ ان مبارک وجودوں کے درجات کو بلند کرے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پیچھے رہ جانے والوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور "مِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ" کا مصداق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خودنوشت حالات زندگی میں جس قصیدہ کا چوہدری صاحب مرحوم و مغفور نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے . . . .

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میں ۱۹۰۷ء میں پڑھ کر سنایا اور حضور علیہ السلام نے اسے سن کر جزاک اللہ فرمایا تھا وہ الحکم ۱۹۰۷ء میں شائع شدہ موجود ہے۔

۱۹۵۰ء کے حادثہ کار سے چوہدری صاحب جانبر ہوگئے تھے۔ لیکن ۱۰ جنوری ۱۹۵۷ء کی رات کے حصہ میں اٹھے تو لڑکھڑا کر کمرے میں گر پڑے جس سے بائیں ٹانگ کی ہڈی شکستہ ہوگئی۔ یہ حادثہ مہلک ثابت ہوا۔ جس کے نتیجہ میں کئی عوارض پیدا ہوگئے اور کمزوری روز بروز بڑھتی گئی۔ بالآخر

۲۴/۵/۵۷ بروز جمعۃ المبارک ۲½ بجے بعد نماز جمعہ وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

چندوں کی وصولی بڑھانے کے طریق

شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے

وقت کے تقاضے کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندوں کی وصولی کے لئے سردست جماعت کے سامنے جو کم از کم معیار پیش فرمایا ہے اس معیار پر غیر معمولی تاخیر کے بغیر پہنچنے کے لئے یہ لازمی اور لابدی ہے کہ شروع سال سے ہی چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر زور دیا جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آخری مہینوں میں غیر معمولی جدوجہد کرکے اکثر جماعتیں اپنے اپنے بجٹ سال ختم ہونے سے پہلے پورے کرلیتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض جماعتیں جو شروع سال میں سستی اور غفلت سے کام لیتی ہیں ان میں سے کئی جماعتیں سال کے آخر تک بھی اپنا بجٹ پورا نہیں کرسکتیں۔ اور اخیر وقت میں انتہائی محنت اور کوشش کے باوجود بھی پیچھے رہ جاتی ہیں اور یہ کمی ان کے لئے آئندہ قدم بڑھانے میں بھی روک بن جاتی ہے پس مستقبل قریب میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ:

اوّل۔ شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے شہری جماعتیں ہر دوست سے ہر مہینہ پوری شرح سے چندہ کی وصولی کا انتظام کریں۔ اور زمیندار جماعتیں فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے ہی وصول کریں۔

دوم: بقایوں کی وصولی کے لئے بھی پوری کوشش کی جائے جو عہدہ دار بقایوں کو نظرانداز کردیتے ہیں اور ہر ماہ صرف اسی مہینہ یا ہر فصل پر صرف اسی فصل کے چندوں کی وصولی کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے احباب کو ایک غلط روش کی عادت ڈال کر اپنے آپ کو بھی ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اپنی جماعتوں کو بھی آگے بڑھانے کی بجائے پیچھے کی طرف کھینچتے ہیں۔ کسی حقیقی مجبوری اور نظارت بیت المال کی معین منظوری کے بغیر سابقہ بقایاجات کی وصولی نظرانداز نہیں کرنی چاہیئے اور اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت رجسٹر کھاتہ مکمل رکھے۔ پس اگر آئندہ کوئی سیکرٹری مال اپنی جماعت کے کھاتے مکمل نہیں رکھے گا تو اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی جماعت کو تنزل میں دھکیلنے کے لئے بضد ہے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جو اپنی جماعت کی ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار ہیں ان کا فرض ہے کہ اس امر کی نگرانی رکھیں اور اگر کوئی سیکرٹری مال یا محاسب رجسٹر کھاتہ مکمل نہ رکھنے پر مصر ہو تو اسے ہٹا کر کسی دوسرے مخلص اور مستعد دوست کو اس خدمت پر مقرر کرنے کے لئے مناسب اقدام کریں۔ ورنہ محض ایک شخص کی غفلت یا خودسری اس پوری جماعت کے تنزل کا ذریعہ بن جائے گی۔ الّا ما شاء اللہ۔

سوم:۔ چندوں میں اور چندوں کی ادائیگی کے ذریعہ احباب کی آمدنوں میں غیر معمولی ترقی کا سب سے بڑا گر یہ ہے کہ چندہ کے مطالبہ کو بجٹ تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ اور ہر آن جماعت احمدیہ پر اپنے فضلوں کی جو بارش نازل فرمارہا ہے اور یہ فضل موجودہ احباب کی آمدنیاں بڑھانے کے رنگ میں بھی ہو رہا ہے اور نئے احباب کو جماعت میں شامل کرنے کے لحاظ سے بھی جاری ہے۔ اسی کے مطابق چندہ وصول کرنا چاہیئے

چندہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے وقت اس آمد کو بھی مدنظر رکھا جائے جو بجٹ میں درج کی گئی تھی۔ بلکہ چندہ کا مطالبہ اس آمد پر قائم کیا جائے جو چندہ کی ادائیگی کے وقت کسی دوست کو حاصل ہو۔ یہ محض خیالی باتیں نہیں ہیں۔ اگر اس فہرست کا بغور مطالعہ کیا جائے جو فاستبقوا الخیرات کے عنوان کے ماتحت شائع ہوچکی ہے تو معلوم ہوگا کہ بیسیوں جماعتوں نے بجٹوں سے زیادہ وصولی کرکے اس کلیہ پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جو مقام جماعتوں کی اتنی بڑی تعداد حاصل کرچکی ہے اس مقام کا حاصل کرنا دوسری جماعتوں کے لئے ممکن نہ ہو۔ صرف عزم اور استقلال سے محنت کرنے کی ضرورت ہے اور بس۔ جماعت میں ایمان موجود ہے اور افراد جماعت بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ موجودہ شرح پر چندہ کی ادائیگی تو ایک حقیر سی قربانی ہے۔ اس لحاظ سے عہدہ داروں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اگر عہدہ دار سمجھ بوجھ سے کام لے کر اپنے فرائض ادا کریں تو وہ اپنے لئے بھی سعادت دارین حاصل کرسکتے ہیں اور اپنی جماعتوں کو بھی آسمان احمدیت کے قمر اور ستارے بنا کر چمکا سکتے ہیں۔ لیکن اگر عہدہ دار سستی اور غفلت سے کام لیں تو نہ صرف وہ خود بھی محرومی اور شقاوت کا شکار بنتے ہیں بلکہ اپنی جماعتوں کو بھی قعر مذلت میں گرا دیتے ہیں۔ الا ما شاء اللہ

پس عہدہ داروں کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور افراد جماعت کے عہدوں کے نبھانے کا ذریعہ بنیں۔ ان کے ان وعدوں کی خلافت ورزی کا ذریعہ نہ بنیں جو خدا تعالیٰ کے مامور کے ہاتھ پر باندھے گئے تھے۔

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

خدام الاحمدیہ کے قواعد کے مطابق جملہ مجالس کو اپنی رپورٹیں زیادہ سے زیادہ ۱۵ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں لیکن اس مرتبہ اس تاریخ تک صرف ۱۶ مجالس کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ حیرت ہے کہ بعض بڑی بڑی مجالس نے جو نہایت باقاعدہ اور مستعد ہیں اس طرف توجہ نہیں دی مثلاً کراچی۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ربوہ وغیرہ کی طرف سے بھی رپورٹیں نہیں ملیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ان مجالس نیز دوسری تمام مجالس کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی رپورٹیں مقررہ حدود کے اندر اندر مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ ناظمین علاقہ اور قائدین اضلاع بھی اس کو اچھی طرح دیکھ لیں کہ ان کے علاقہ اور ضلع کی مجالس کی رپورٹیں کس رفتار سے آرہی ہیں اور اس کے لئے انہوں نے اب تک کیا کوشش کی ہے

ذیل میں ان مجالس کی فہرست دی جاتی ہے جنہوں نے ۱۵ تک اپنی رپورٹیں مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

حیدرآباد۔ سجان اللہ ڈرک۔ رسول اللہ پور چک ۶۵ ۔ نوشہرہ کینٹ۔ وزیرآباد۔ ملیانوالہ۔ باندھی۔ گوجرانوالہ۔ کرونڈی۔ ڈرگ روڈ سکھر۔ ۲۷۰۔ کوئٹہ۔ کیمبل پور۔ ملتان چھاؤنی۔ ننکانہ صاحب۔ عزیز پور۔ ڈگری بھروڑ۔ چک ۱۸۔ کنری۔ امید ہے بقیہ مجالس بھی باقاعدہ اور بروقت رپورٹ بھجوانے کی طرف توجہ کریں گی۔ — معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پاکستان کی گھریلو اور بھاری صنعتوں کی ترقی کا مسئلہ

کراچی - ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی جرمنی نے گھریلو اور بھاری صنعتوں کو ترقی دینے کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کو معتد بہ فنی امداد دینے کی پیشکش کی ہے

مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اس امداد کو استعمال کرنے کی مختلف تجاویز پر غور و خوض شروع کر دیا ہے امید ہے پاکستان کا ایک وفد عنقریب مغربی جرمنی روانہ ہو جائے گا تا معلوم کرے کہ یہ پاکستان کے لئے کہاں تک مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق دونوں حکومتوں کے درمیان ان دنوں فنی امداد کے ضمن میں ضروری بات چیت ہو رہی ہے۔

اس کے علاوہ دونوں ملکوں کی نجی فرمیں بھی ایک دوسرے سے اس تجویز پر بات چیت کر رہی ہیں۔ کہ دونوں کے اشتراک سے پاکستانی منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے۔

یمن کے خلاف جارحانہ کارروائی

لندن - ۲۲ جولائی - یہاں متعین یمنی سفارت خانے سے اعلان کیا گیا ہے کہ یمن کے ہمسایہ علاقہ عدن میں مقیم برطانوی فوجوں نے یمن کے علاقوں پر دو مرتبہ جارحانہ حملے کئے ان حملوں کے خلاف یمن نے برطانیہ سے احتجاج کیا ہے

یمنی سفارت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ برطانوی فوجوں کی ان دو جارحانہ کارروائیوں میں سے پہلی ۱۵ جولائی کو ہوئی۔ جب ایک برطانوی ہوائی جہاز نے قریب کے علاقے پر بہت نیچے اڑان کی اور چار برطانوی ہوائی جہازوں نے شکیر کی چوکی پر حملے کئے اس کے دو دن بعد ۱۷ جولائی کو برطانوی فوجوں نے قلعہ سالان۔ اور جادار اور وادی تحیف پر حملے کئے اس حملے میں سات برطانوی ہوائی جہازوں چھ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں نے حصہ لیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ برطانوی فوج کے یہ اقدامات خالص جارحانہ ہیں۔

ادویہ کے درآمدی لائسنس جاری کر دیئے گئے

کراچی - ۲۲ جولائی حکومت پاکستان کے چیف کنٹرولر درآمد و برآمد نے موجودہ شپنگ پیریڈ کے لئے ادویہ کے درآمدی لائسنس جاری کر دیئے ہیں۔

اس سلسلہ میں جو سرکاری اعلان جاری ہوا ہے اس میں ادویہ کے درآمد کنندگان سے کہا گیا ہے۔ کہ نئے درآمدی لائسنسوں کی وصولی کے ۴۵ دن کے اندر اندر وہ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سے ان آئیٹموں کی فہرستیں منظور کرا لیں جو وہ درآمد کرنا چاہتے ہوں۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ فہرستیں مجوزہ سرکاری فارموں پر تیار کی جائیں۔ اور ایسی تین فہرستیں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کے نام روانہ کی جائیں۔

بھارت میں سٹیشن ماسٹروں کی ہڑتال

نئی دہلی - ۲۲ جولائی - بھارتی ریلوے کے تقریباً ستائیس ہزار اسٹیشن ماسٹروں اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں نے ۱۴ ستمبر سے ہڑتال شروع کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سٹیشن ماسٹروں کی ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر سونی نے بتایا ہے۔ کہ حکومت سے سمجھوتہ کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں چنانچہ اب جلد ہی حکومت کو ہڑتال کا نوٹس جاری کر دیا جائے گا۔ مسٹر سونی نے ایسوسی ایشن کے مطالبات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہمارا مطالبہ یہ رہا ہے کہ تنخواہوں کے سکیل بڑھا دیئے جائیں اور ملازمین کے بچوں کی مفت تعلیم کا اہتمام کیا جائے۔

سکھر میں انٹرمیڈیٹ کالج

کراچی ۲۲ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے سکھر میں ایک انٹرمیڈیٹ آرٹس کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کالج اسی سال سے کام شروع کر دے گا۔ کالج کے لئے عملے کا تقرر ہو چکا ہے۔ اور داخلہ ماہ رواں کے آخر میں شروع ہو جائے گا۔

مشرقی پنجاب کا پبلک سروس کمیشن

چنڈی گڑھ ۲۲ جولائی۔ مشرقی پنجاب میں پہلی بار ایک سابق فوجی افسر میجر جنرل تارا سنگھ بال کو صوبائی

۴ پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔

بخشی غلام محمد پنڈت نہرو سے مشورہ کیلئے دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی - ۲۲ جولائی۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد اپنی نئی کابینہ کی تشکیل کے سلسلہ میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے مشورہ کرنے کے لئے کل یہاں پہنچ گئے کہا جاتا ہے کہ ان کی آمد کے پس منظر میں مسٹر غلام صادق سے ان کے شدید اختلافات ہیں۔

مسٹر غلام صادق بھی بخشی غلام محمد کی طرح بھارت کے کٹھ پتلی ہیں۔ اور مقبوضہ کشمیر کی وزارت عظمے کے امیدوار ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے نیشنل کانفرنس اسمبلی پارٹی میں ایک بڑے گروپ کی تائید حاصل کر لی ہے بخشی غلام محمد اور غلام صادق میں صلح صفائی کرانے کے لئے بھارتی حکومت نے پچھلے دنوں ایک بھارتی لیڈر وشنو سہائے کو سرینگر بھیجا تھا۔ اور وہ اب بھی وہیں مقیم ہیں۔ اور دونوں گروپوں میں صلح کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

دریں اثناء سرینگر اسمبلی کی ہندو پرجا پریشد اور شیڈولڈ کاسٹس پارٹیوں نے مشترکہ طور پر حزب اختلاف میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسمبلی میں پریشد کے پانچ ارکان اور اچھوتوں کا ایک رکن ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ دہلی میں قیام کے دوران بخشی غلام محمد پنڈت نہرو کے علاوہ صدر کانگریس مسٹر ڈھیبر اور مولانا ابوالکلام آزاد سے بھی ملاقات کریں گے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق بخشی غلام محمد دہلی میں تین روز قیام کریں گے۔

عراق میں مزید تیل کی تلاش

بغداد ۲۲ جولائی۔ جنوبی عراق میں تیل کے ایک نئے کنوئیں پر تجربے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت عراق کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ اگر یہ تجربے کامیاب رہے۔ تو عراق کی تیل کی پیداوار ایک کروڑ ٹن سالانہ سے بڑھ کر ڈیڑھ کروڑ ٹن سالانہ ہو جائے گی۔

سنگاپور سے چاول کی برآمد بند

سنگاپور۔ ۲۲ جولائی۔ سنگاپور کی حکومت نے ہر قسم کے چاول کی برآمد عارضی طور پر معطل کر دی ہے۔ کیونکہ خشک سالی کے باعث فصلوں کی صورت حال غیر یقینی ہو گئی ہے اور سنگاپور میں چاول کے نرخ بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔

منٹگمری کے لئے ڈپٹی کمشنر

منٹگمری ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبائی پبلک سروس کمیشن کے سیکرٹری مسٹر محمد رفیق عنایت منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

بیرون ملک ٹریننگ کا موقعہ

مضمون الیکٹرانکس

(Electronics)

عرصہ ٹریننگ یک سال شرائط ایم ایس سی فزکس یا بی ایس سی الیکٹریکل انجینرنگ عمر ۳۵ سال بعد ٹریننگ پانچ سال ملازمت لازم۔ درخواست مجوزہ فارم میں ۱۰-۸-۵۷ تک بنام:-

Secretary Atomic Energy Commission Victoria Road Karachi

(پ۔ٹ ۱۲/۷/۵۷)

داخلہ انجینیرنگ کالج پشاور یونیورسٹی

داخلے کے لئے امتحان مقابلہ ۲ تا ۴ ستمبر ۱۹۵۷ء پشاور میں ہوگا شرط ایف ایس سی نان میڈیکل۔ آخری تاریخ برائے درخواست ۱۰-۸-۵۷ پراسپکٹس و فارم درخواست بذریعہ ڈاک ۱½ روپیہ بھیج کر یا نقد ایک روپیہ پیش کر کے حاصل کریں۔

(پ۔ٹ ۱۲/۷/۵۷)

برطانوی جنگی جہاز مسقط کے ساحل پر پہنچ گیا

"باغیوں" کے مقابلے کے لئے برطانوی فوج کی زبردست نقل و حرکت

بحرین ۲۳ ۔ جولائی ۔ برطانوی بحریہ کا ایک جنگی جہاز مسقط اور عمان کے ساحل پر گشت کے لئے پہنچ گیا ہے ۔ عمان کے سلطان نے قبائلیوں کی بغاوت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے برطانیہ کی امداد طلب کی ہے ۔

بحرین کے سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ گذشتہ چند ماہ کے دوران ساحل کے راستے مسقط کے باغیوں کو اسلحہ سمگل کیا جاتا رہا ہے ۔ بعض عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ کل شام بحرین کے سول ہوائی اڈے پر برطانوی فضائیہ کے ایک بمبار طیارے میں بم لادے گئے ۔ جس کے بعد یہ طیارہ کسی نامعلوم مقام کو روانہ ہو گیا برطانوی فوج کی ایک کمپنی بھی باغیوں کے خلاف سلطان کی مدد کے لئے حکم کی منتظر کھڑی ہے ۔

باغی فوجیں اس وقت تک عمان کے وسطی علاقے پر قبضہ کر چکی ہیں ۔ ان کی رہنمائی امام غالب بن علی کر رہے ہیں ۔ ایک برطانوی ترجمان نے بتایا ہے کہ سلطان کی فوجوں کو لڑائی میں کچھ جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے ۔ لیکن برطانوی افسر کام نہیں آیا ۔

آج سلطان مسقط نے برطانوی فوجی افسروں سے باغیوں کے خلاف موثر اقدام کی تدابیر پر تبادلہ خیالات کیا

"رائے دہندگان کی فہرستیں آٹھ مہینوں میں مکمل ہو جائیں گی"

مری ۲۳ جولائی ۔ پاکستان کے چیف الیکشن کمشنر نے سپریم کورٹ کو مطلع کیا ہے کہ رائے دہندگان کی فہرستیں آٹھ ماہ کے اندر مکمل ہو جائیں گی ۔

سپریم کورٹ نے الیکشن کمشنر سے دریافت کیا تھا ۔ کہ رائے دہندگان کی فہرستیں مکمل کرنے میں کتنا عرصہ لگے گا ۔ دریں اثنا سپریم کورٹ میں صدر کے آئینی استفسار کی سماعت آج بھی جاری رہی ۔ اجلاس شروع ہوتے ہی آنریبل چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے بتایا کہ چیف الیکشن کمشنر نے عدالت کو اطلاع دی ہے کہ اگر اگست کے پہلے ہفتے میں کام شروع ہو گیا ۔ اور درمیانی عرصہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی ۔ تو کمیشن کو توقع ہے کہ وہ اپنا کام آٹھ مہینوں کے اندر مکمل کر لے گا ۔

کراچی میں اعلےٰ غذائی کانفرنس

کراچی ۲۴ جولائی ۔ صوبائی اور مرکزی حکام کی ایک اعلےٰ غذائی کانفرنس آج سے کراچی میں شروع ہو رہی ہے ۔ جس میں زیادہ اناج اگاؤ مہم تیز کرنے کے لئے ایک پروگرام تیار کیا جائے گا ۔ اس پروگرام کا مقصد یہ ہو گا کہ چھ ماہ کے اندر اندر یقینی طور پر ٹھوس نتائج حاصل کئے جائیں ۔ توقع ہے کہ غذائی صورت حال پر غور و خوض کیلئے اسی ہفتہ ایک کانفرنس منعقد ہو گی

اعانت الفضل

محترمہ بیگم صاحبہ نواب زادہ میاں عبد اللہ خاں صاحب نے مبلغ پچاس روپیہ برائے اعانت الفضل بتوسط حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے عطا فرمائے ہیں ۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء

جملہ احباب حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے مقاصد حسنہ کی تکمیل کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں ۔

(مینجر الفضل ربوہ)

لسانی کوڈ سسٹم کی ایجاد

لندن ۲۴ جولائی ۔ ڈنمارک کے ایک ماہر نے ایک لسانی کوڈ سسٹم ایجاد کیا ہے جس کے ذریعے ۲ مختلف زبانیں بولنے والوں کو ایک دوسرے کے ساتھ خط و کتابت میں مدد ملے گی ۔

اسرائیل کو روس کا انتباہ

لنڈن ۲۳ جولائی ۔ ماسکو ریڈیو نے اسرائیل پر الزام عاید کیا ہے کہ وہ شام کی سرحدوں پر فوجیں جمع کر کے جارحانہ نوعیت کی اشتعال انگیزی کا مرتکب ہو رہا ہے

ریڈیو نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ بعض ایسی طاقتیں بھی موجود ہیں جو اسے ان حرکتوں سے باز رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں ۔

ریڈیو نے مزید کہا ہے کہ اسرائیل کی موجودہ پالیسی سے مشرق وسطیٰ کے امن اور سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں برطانیہ اور فرانس کو جو شرمناک شکست برداشت کرنا پڑی ہے اس سے اسرائیل نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴